خطبہ نمبر ۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ | اتوار۔ ۲۲ شوال ۱۴۱۲ھ۔ ۲۶ شہادت ۱۳۷۱ ہش۔ ۲۶ اپریل ۱۹۹۲ء | نمبر ۹۶

## محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی صحت سے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۵ اپریل مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی فضل عمر ہسپتال ربوہ نے آج سوا بارہ بجے بعد دوپہر بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی عام صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔

احباب محترم صاحبزادہ صاحب کی صحت کاملہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

# دعوت الی اللہ کے انتظامی امور کے بارے میں امراء جماعت صدران اور عہدیداروں کو اہم اور تفصیلی ہدایات

## وہ عہدیداران جو اپنی اَنا کو زیادہ اچھی طرح کچلتے ہیں وہ ہمیشہ میری نصیحتوں سے زیادہ فائدہ اُٹھاتے ہیں

## ہمیشہ اپنے ذہن کو اس بات پر مستعد رکھیں کہ وہ نتیجے کی تلاش کیا کرے اور نتیجہ نہ نکلے تو پھر فکر کیا کریں

## میرا ایمان بھی ہے اور زندگی بھر کا تجربہ بھی کہ کسی کام میں دُعا کے بغیر برکت نہیں پڑتی

خطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۲۲ نبوت ۱۳۷۰ ہش (۲۲ نومبر ۱۹۹۱ء) بمقام بیت الفضل۔ لندن

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

### عہدیداروں کی بھاری اکثریت متقی ہے

"گذشتہ خطبہ میں مَیں نے ذکر کیا تھا کہ آئندہ (اللہ نے چاہا تو) دعوت الی اللہ کے مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے نسبتاً زیادہ تفصیل کے ساتھ امراء جماعت، صدران اور عہدیداران کو ہدایات دُوں گا۔ اس مضمون کا براہِ راست تعلق تو عہدیداران سے ہی ہے کہ انہیں کس طرح کام کروانا چاہیئے۔ خطبہ کے لئے مَیں نے اسے اس لئے چنا ہے کہ یہ کام تو مَیں بڑی دیر سے کرتا چلا آرہا ہوں اور جہاں جہاں جس جس ملک میں دورے پر گیا ہوں وہاں ہمیشہ اس موضوع پر کسی نہ کسی جگہ ضرور خطاب کیا ہے اور عہدیداران کو بٹھا کر تفصیل سے سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ جماعتی عہدیداران کو بھی اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران کو بھی کہ انہیں دعوت الی اللہ کا کام کیسے کرنا چاہیئے لیکن اس کے باوجود وہ نتیجہ پیدا نہیں ہوا جس کی مجھے لازماً توقع تھی۔ ہر ملک کا ایک حال نہیں۔ بعض ممالک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری توقعات سے بھی بڑھ کر نتیجے ظاہر ہوئے کیونکہ جن لوگوں کو مخاطب کر کے مَیں نے بات کی انہوں نے تقویٰ کے ساتھ، انکسار کے ساتھ، اپنے آپ کو بڑا عقلمند سمجھتے ہوئے نہیں بلکہ عاجز بندوں کی طرح نصیحت کو سُنا اور اس پر دیانت داری سے عمل کی کوشش کی اور اپنی اَنا کو بیچ میں حائل نہیں ہونے دیا۔ مَیں جب یہ کہتا ہوں تو مراد یہ نہیں کہ باقی سب نے ایسا کیا ہے بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ خدا کے فضل سے اگر جماعت کے تمام عہدیداران نہیں تو بھاری اکثریت متقی ہیں اور ان کی اَنا کچلی جاتی ہے تو وہ خدمت کے لئے آگے آتے ہیں لیکن اس کے باوجود اَنا کے بہت سے مخفی پہلو ہیں جو کسی نہ کسی رنگ میں انسان کے کاموں میں بھی اور اس کی سوچوں میں بھی حائل ہوتے رہتے ہیں اور جہاں تک مَیں نے غور کیا ہے سوائے انبیاء کے کسی کی اَنا ہمیشہ کے لئے کلیۃً کچلی نہیں جاتی۔ اس لئے مَیں جب یہ کہتا ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ مَیں ان کو (اللہ پناہ دے) ادنیٰ سمجھتا ہوں یا تقویٰ کے خلاف باتوں میں ملوث دیکھتا ہوں بلکہ یہ ساری جماعت کے لئے ایک عام نصیحت ہے کہ اپنی اَنا سے ہمیشہ خبردار رہیں۔ وہ دَب جاتی ہے لیکن مٹتی نہیں اور موقعے کی تلاش میں رہتی ہے۔ اس کا حال جراثیم کی طرح ہے۔ صحت مند انسان کے جسم میں بھی وہ جراثیم اس کے خون میں دَوڑ رہے ہوتے ہیں۔ لیکن انہیں موقع نہیں ملتا کہ وہ نشوونما پا سکیں کیونکہ صحت مند جسم ان کو دبا کر رکھتا ہے اور اجازت نہیں دیتا کہ وہ سر اٹھائیں

- - - - - - - - - - - - - - - انسانی فطرت کے اندر یہ جو سر اٹھانے کا اور کسی نہ کسی رنگ میں اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کا فطری جذبہ ہے اسی کا نام حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے شیطان رکھا ہے اور آپ کا یہ فیصلہ قرآن پر مبنی ہے کیونکہ قرآن نے سب سے پہلے شیطان کا جو تعارف کرایا ہے وہ انانیت کے سر اٹھانے والے ایک وجود کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ (مَیں تم سب سے بہتر ہوں۔) کی آواز شیطان کی طرف منسوب فرمائی تو درحقیقت ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ بیرونی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیطان جن بھی ہیں کئے اور ہوتے ہیں۔ انسانی شکلوں میں بھی اور اس کے اندر بھی شکلیں ہیں لیکن ایک شیطان جو متحقق ہو چکا ہے۔ جس کے متعلق ہمیں آخری دربار سے آخری فیصلہ مل گیا ہے وہ انسانی فطرت کے اندر اس کی انانیت ہے۔ پس وہ عہدیداران جو انانیت کو کچلنے میں زیادہ اعلیٰ مقامات پر فائز ہوتے ہیں وہ ہمیشہ نصیحتوں سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔

## بار بار نصیحت کرنے کی ضرورت

لیکن صرف یہی ایک روک نہیں ہے جو حائل ہے۔ انسانی فطرت کے اندر بات سنکر اثر کو قبول کرنے کا مادہ بھی ہے اور بات سننے کے کچھ عرصہ کے بعد اس کو بھلا دینے کا مادہ بھی ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے بار بار اور بار بار اور بار بار نصیحت کا حکم دیا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو "مذکّر" کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ ان کی مستقل صفت بن چکی تھی یعنی آج یا کل یا کبھی کبھی اتفاقی نصیحت کرنے والے نہیں تھے بلکہ ہمیشہ کی زندگی میں ہر مشغلے میں نصیحت ان کے وجود کا حصہ بن گئی تھی اور آپؐ کی ذات میں وہ نصیحت ایسی شامل ہو چکی تھی کہ خدا نے خود آپؐ کو "مذکّر" ہمیشہ کا دائمی نصیحت کرنے والا نام رکھ دیا۔

پس اس لئے بھی نصیحت کی ضرورت پڑتی ہے۔ ضروری نہیں کہ انانیت کا ہی کوئی شعبہ سر اٹھا رہا ہو۔ انسانی غفلت ہے، کمزوریاں ہیں جو نصیحت کو سنکر ان کو بھلا دینے کی طرف انسان کو مائل کر دیتی ہیں۔ پس اس پہلو سے جب میں عہدیداران کو نصیحت کرتا ہوں یا ان کے متعلق بعض دفعہ یہ تبصرے کرتا ہوں تو ان کی دلآزاری ہرگز مقصود نہیں۔ میں امید رکھتا ہوں وہ تحمل سے سنیں گے اور یہ واقعاتی تبصرے ہیں۔ ان سے مفر نہیں یعنی ان کو بیان کئے بغیر بات پوری کھلے گی نہیں۔ واقعہ یہی ہے کہ میں کہتا چلا جاتا ہوں اور پیچھے سے باتیں بھلائی چلی جاتی ہیں۔ اور یہ سلسلہ بڑی دیر سے جاری ہے۔ چنانچہ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ساری جماعت کو وہ باتیں سمجھاؤں کیونکہ ساری جماعت کو اگر علم ہو کہ ہمارے متعلق یہ توقعات ہیں۔ یہ ہمیں لائحہ عمل دیا جا رہا ہے تو اگر عہدیداران کبھی غافل بھی ہوں تو جماعت ان کو بیدار کرے گی اور جماعت کے علم میں براہِ راست آئے گا کہ ہم سے کیا توقعات ہیں اور ہمیں ان توقعات کو پورا کرنے کے لئے کیا مدد دی جا رہی ہے یا کیا مدد دی جانی چاہیئے۔

## معلومات کی کمی بڑے نقصان کا موجب ہوتی ہے

اس ضمن میں پہلی بات تو میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ معلومات کی کمی خود بہت بڑے نقصان کا موجب بنتی ہے۔ اب جو خطبے میں دوں گا مجھے امید ہے کہ اس کے نتیجہ میں فائدہ پہنچے گا کیونکہ معلومات عام ہوں گی لیکن جو نصیحتیں میں کرتا رہا ہوں ان کو جماعت تک پہنچایا نہیں گیا اور جماعت کی بھاری اکثریت ان سے غافل ہے۔ ان کو علم ہی نہیں کہ کیا توقعات تھیں۔ کس طرح ان توقعات کو پورا کرنے کے لئے میرے ذہن نے نقشے بنائے اور کس طرح میں نے احبابِ جماعت کو اور عہدیداران کو سمجھانے کی کوشش کی۔ معلومات کی کمی کا یہ حال ہے کہ اکثر احبابِ جماعت کو جو ترقی یافتہ ممالک میں رہتے ہیں اور مستعد ہیں اور جہاں ذرائع ابلاغ بہت ہی اعلیٰ درجے کے اور ہر شخص کو مہیا ہیں، وہاں بھی عام باتوں کا بھی احبابِ جماعت کو علم نہیں ہے۔ مثلاً ان کو اگر کوئی دوست ملتا ہے جو بلغارین زبان بولنے والا ہے تو وہ گھبرا کر مجھے خط لکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا بلغارین زبان میں بھی کوئی لٹریچر موجود ہے۔ بعض دفعہ عربی کے متعلق پوچھتے ہیں کہ کوئی کیسٹ ہو، کوئی ابتدائی معلومات کی کتابیں ہوں تو ہمیں بتائی جائیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو یہ پتہ ہی نہیں کہ جماعت اس وقت تک لٹریچر کی تیاری میں اور آڈیو ویڈیو سامانوں کی تیاری میں کس حد تک آگے جا چکی ہے اور کیا کیا چیزیں مہیا ہو چکی ہیں اگر کثرت کے ساتھ یہ معلومات ہم پہنچاتے جائیں اور جماعت کے اخبارات و رسائل میں بار بار یہ بیان کی جائیں اور عہدیداران کے ذریعہ بھی اعلان کروائے جائیں۔ کبھی کبھی چھوٹے چھوٹے بروشرز، چھوٹے چھوٹے خوبصورت پمفلٹ شائع کر کے ان میں بھی تمام احبابِ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے بتایا جائے کہ ہمارے پاس یہ یہ چیزیں بھی ہیں۔ کبھی آپ کو ضرورت ہو تو ان کو استعمال کر کے دیکھیں اور اس کے نتیجہ میں آپ کے لئے (دعوت الی اللہ) کی راہیں آسان ہوں گی۔ خدا کے فضل سے اس وقت اتنی زبانوں میں لٹریچر تیار ہو چکا ہے کہ خود وہ لوگ جن کی زبانوں میں لٹریچر ہے وہ جب دیکھتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں اور بعض ایسے مخالفین جو اس سے پہلے جماعت کے شدید مخالف تھے انہوں نے جب جماعت کی بعض نمائشوں میں اس لٹریچر کو دیکھا تو بڑے زور کے ساتھ (جماعت کے حق میں) گواہی دی (د-)

اسی طرح مختلف ایمبیسیز (EMBASSIES) ہیں۔ ان کے نمائندے مختلف ممالک میں جا کر احمدی لٹریچر کو دیکھتے ہیں تو غیر معمولی طور پر دلچسپی لینے لگ جاتے ہیں لیکن اس سلسلہ میں لاعلمی کی جو کوتاہیاں ہیں ان کا آغاز خود امیر جماعت یا عہدیداران سے ہے۔ مثلاً ان کو سرسری علم تو ہے کہ ہمارے پاس رشین زبان میں قرآن کریم کے تراجم موجود ہیں لیکن یہ نہیں پتہ کہ ایک ہیں، دو ہیں، تین یا چار ہیں۔ کس کو دے بھی سکتے ہیں کہ نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو پارسل گئے وہ کھل کر کسی جگہ لگ گئے اور مزید تفصیل سے دلچسپی نہیں لی گئی کہ ان کو آگے استعمال بھی کرنا ہے کہ نہیں۔ پس معلومات سرسری بھی ہوا کرتی ہیں اور گہری بھی اور گہری معلومات کا تعلق ذاتی دلچسپی سے ہے۔ مثلاً اگر مجھے کوئی کتاب آئے تو بعض دفعہ میرا دل چاہتا ہے کہ فوراً جماعت کے صائب الرائے لوگوں کو، دانشوروں کو یہ کتاب ضرور پہنچائی جائے۔ ایسی صورت میں بعض دفعہ ان کی فوٹو کاپیز کروا کر امراء کو بھجوائی جاتی ہیں۔ بعض اور دانشوروں کو بھجوائی جاتی ہیں کیونکہ مجھے اس میں دلچسپی ہے کہ جماعت کے زیادہ سے زیادہ دوستوں کو بعض امور کا علم ہو اور ان کے اندر جستجو کا شوق ہو لیکن اگر ایک امیر اس میں دلچسپی نہیں لیتا تو اس کی معلومات سرسری رہیں گی۔ اگر وہ دلچسپی لے گا تو مثلاً جب اس کو پتہ چلا کہ آج ہمارے پاس روسی زبان میں قرآن کریم کا تحفہ آیا ہے تو وہ کہے گا کہ کتنے ہیں۔ اس سے فائدہ کس طرح اٹھانا ہے۔ بعض رشینز (RUSSIANS) کی تلاش کی جائے۔ وہ ہیں کہاں؟ ان کو پہنچانے کا انتظام کیا جائے۔ معلوم کیا جائے کہ ان پر کیا تاثرات پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ بات وہیں ختم کر دی گئی اس لئے مزید معلومات حاصل نہیں کی گئیں۔ پھر اچانک مجھے خط ملا (میں مثالیں دے رہا ہوں۔ نام نہیں لوں گا) کہ آپ نے ہدایت کی تھی کہ ایمبیسیڈرز کو بلاؤ دعوت دے کر اور نمائشیں دکھاؤ اور ان سے رابطے پیدا کرو۔ ہم نے روسی ایمبیسیڈر کو بلایا، اس نے بہت خوشی سے دعوت کو قبول کیا لیکن ہمیں بہت شرمندگی ہوئی کہ جب اس نے قرآن کریم خریدنے کی خواہش ظاہر کی اور ہم نے دیکھا تو ایک ہی نسخہ تھا جو لائبریری کے لئے تھا اور اس کے سٹاف نے بھی بڑی دلچسپی لی لیکن ہم نے ان کو پتے لکھ دیئے ہیں کہ کہاں سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

اب یہ تو کوئی بات ہی نہیں۔ بڑے ہی افسوس کی بات ہے کہ جب آپ دعوت دیتے ہیں تو آپ کو کم سے کم یہ توقع تو کرنی چاہیئے کہ جو چیز دکھائیں گے جس کی وہ زبان ہے اس میں وہ اگر کسی لٹریچر میں دلچسپی لے گا، کسی کتاب میں دلچسپی لے گا تو مانگے گا بھی تو سہی اور اگر نہ بھی مانگے تو کچھ نہ کچھ تو اس کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے آپ کو نائز ضرور رکھنا چاہیئے تو معلومات کی کمی اور معلومات میں دلچسپی کی کمی دونوں عملاً ایک ہی نتیجہ پیدا کرتے ہیں اور وقت کے اوپر وہ ضرورت کی چیز کام نہیں آ سکتی۔ پس معلومات پہنچاتی ہیں مگر اس طرح نہیں جیسے سر سے بوجھ اتارا جائے۔ ایک دفعہ ایک لسٹ شائع کر کے اگر آپ ساری جماعت میں تقسیم کرا دیں تو میرے نزدیک یہ معلومات پہنچانا نہیں ہے کیونکہ میں معلومات ان باتوں کو کہتا ہوں جن میں دلچسپی پیدا ہو۔ جن کو انسان استعمال کر سکتا ہو ورنہ وہ معلومات جو عمل کی سطح پر ذہن کے سامنے حاضر نہ رہیں وہ رفتہ رفتہ لاشعور میں دبنی شروع ہو جاتی ہیں اور ایسے ہی ہے جیسے نہ ہوں۔ پس معلومات پہنچانا اور بیدار مغزی کے ساتھ ان لوگوں کے پیشِ نظر رکھنا اور اس طریق پر اُلٹتے پلٹتے رہنا کہ انسانی ذہن جو نیند کا عادی ہے وہ کچھ دیر کے لئے تو بیدار ہو اور اتنی چیز اس کے سامنے ہو جتنی اس کے اندر سامنے رکھنے کی صلاحیت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس ٹکڑوں ٹکڑوں میں معلومات پہنچانا اور پھر ان کی پیروی کرنا، ان کا تتبع کرنا اور معلوم کرنا کہ اس سے کیا فائدہ ہؤا۔ کسی نے ان چیزوں کو استعمال بھی کیا کہ نہیں۔ یہ ایک مسلسل نظام ہے جو باقاعدہ منصوبے کے تحت چلنا چاہیئے۔

## دعوت الی اللہ کیلئے سپیشلسٹ نائبین کی ضرورت

اور اگر سیکرٹری دعوت الی اللہ کو خود اس بات کی استطاعت نہیں ہے، بعض دفعہ جماعتیں ایسا آدمی چُن دیتی ہیں جن کو واقعۃً اس شعبہ کے لئے کوئی خاص استطاعت نہیں ہوتی تو اوّل تو امراء کا کام ہے کہ وہ خود ساتھ مل کر اُسے سمجھا کر تربیت دیں اور رفتہ رفتہ ان باتوں کے قابل بنائیں اور اگر یہ نہیں کر سکتے تو ان کے ساتھ بعض خصوصی کاموں کے لئے سپیشلسٹ یعنی تخصیص کے ماہر نائبین مقرر کر دیں، مددگار مقرر کر دیں اور کسی کے سپرد ایک کام کر دیا جائے کسی کے سپرد دوسرا کام کر دیا جائے۔ جماعتوں کی مجبوریاں بھی ہیں۔ انتخاب کے وقت محض کسی خاص شعبے کی صلاحیت کو مدِّ نظر نہیں رکھا جا سکتا، اس شخص کا دلچسپی کو بھی تو پیشِ نظر رکھنا پڑے گا اور اس کا تقویٰ کے ساتھ تعلق ہے جس شخص کو اللہ تعالیٰ کا زیادہ خوف ہے، خدا کے لئے دل میں زیادہ محبت ہے۔ جماعتی کاموں میں زیادہ دلچسپی لیتا ہے اس کی ذہنی اور قلبی صلاحیتیں تو اس کے اختیار کی بات نہیں لیکن جماعت دیکھتی ہے کہ یہ لوگ ہیں جو خدمت کرنے والے ہیں ان کے نام وہ چنتی ہے اور یہی قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ ذمہ داریاں سپرد کرتے وقت تقویٰ دیکھا کرو لیکن ان کے نیچے ایسی ٹیم بنائی جا سکتی ہے جو پہلے مستعد نہیں لیکن ان کو مستعد بنانا مقصود ہو اور ان کی صلاحیتوں سے پُورا پُورا استفادہ کرنا مقصود ہو۔ ایسے لوگ مہیّا کر کے ان کے سپرد کئے جا سکتے ہیں۔ مَیں نے دیکھا ہے بعض دفعہ عہدیداران میں براہِ راست یہ صلاحیت نہیں ہوتی کہ وہ ٹیم بنائیں۔ مَیں ان کے لئے بعض نوجوانوں کو تلاش کرتا ہوں۔ ذاتی طور پر ان کو سمجھاتا ہوں۔ سکھاتا ہوں اور پھر ان کے سپرد کر دیتا ہوں اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کو ٹیم ملتی ہے جس سے پھر وہ بہت عمدہ کام لینا شروع کر دیتے ہیں تو معلومات کے سلسلہ میں سیکرٹری اصلاح وارشاد کو ایسے سپیشلسٹ نائبین مہیا کرنے چاہئیں جن کے سپرد مختلف شعبے ہوں مثلاً معلومات کرنا اور معلومات کو گردش میں رکھنا اور معلومات کے سلسلہ میں وسعتِ نظر پیدا کرنا، صرف یہ نہیں دیکھنا کہ فلاں اعداد و شمار مہیّا ہو گئے اور ہم نے پہنچا دیئے ہیں بلکہ آگے بڑھ کر یہ سوچنا کہ ان باتوں کو پہنچانے کا مقصد کیا ہے اگر ہمارے پاس BACK UP STOCK (حاضر سٹاک) نہیں ہے۔ اگر ہم دلچسپی پیدا ہونے کے نتیجہ میں ان کی طلب کو پُورا نہیں کر سکتے تو ان معلومات کو مہیا کرنے کا کیا فائدہ؟ اس لئے طلب بیدار کرنا اور طلب کو پورا کرنے کے سامان مہیّا کرنا یہ اس مخصوص نائب کا کام ہے جو سیکرٹری کے ساتھ اس کام کے لئے متعلق ہو۔ اس کو مرکز سے بار بار خط وکتابت کرنی پڑے گی۔ مرکز سے کر تو سکتا ہے لیکن اصل طریق یہ ہے کہ اپنے ہیڈ کوارٹر سے، اپنے ملک کے متعلقہ شعبہ سے وہ تعلق قائم کرے اور جو ملک کا سیکرٹری ہے وہ مرکز سے براہِ راست تعلق قائم کرے اور ان سے کہے کہ ہم نے یہ یہ معلومات مہیّا کی ہیں۔ فلاں فلاں کتب کے بارہ میں تعارف کرایا ہے۔ ان کو استعمال کرنے کے ڈھنگ سکھائے ہیں اور ہمارے پاس صرف دو موجود ہیں۔ اب طلب شروع ہوگی تو ہم کیا کریں گے اس لئے ہمیں اتنی ضرور بھجوا دیجیئے۔ اسی طرح رفتہ رفتہ ان کے لئے جگہیں بھی مہیّا کرنی ہوں گی۔ کہاں کتابیں رکھی جائیں کس طرح ان کو سلیقے سے رکھا جائے کہ وقت کے اُوپر آسانی سے نکالا جا سکے۔ کام شروع کیا جائے تو جتنا کام سمٹتا ہے اتنا آگے بھی بڑھتا ہے اور معاشرے اسی طرح ہمیشہ ارتقاء پذیر ہوتے ہیں۔ جتنا زیادہ آپ کام سمیٹنے کی کوشش کریں گے آپ فارغ نہیں ہوں گے بلکہ کام بڑھے گا اور کام بڑھے گا تو پھر آپ آپ کو اَور آدمیوں کی ضرورت ہوگی۔ اسی لئے مَیں نے پہلے خطبہ میں ہی یا دوسرے میں یہ نصیحت کی تھی کہ ایک بہت ہی اہم دعا قرآن کریم نے ہمیں سکھائی ہے اس کو ہرگز نہ بھولیں۔ خود بھی کرتے رہیں اور اپنے نائبین کو یا متعلقہ عہدیداروں کو بھی سمجھاتے رہیں کہ

(اے میرے ربّ مجھے یہاں صدق کے ساتھ داخل کر اور صدق کے ساتھ یہاں سے نکال اور میرے لئے اپنے پاس سے سلطان نصیر عطا کر۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اے خدا! ہم جب تیرے نزدیک اس لائق ہوں کہ اعلیٰ مرتبے تک پہنچیں اور تو ہمیں اس اعلیٰ مرتبے میں داخل فرما دے تو وہاں ٹھہرائے رکھنا تو مقصود نہیں ہے۔ ہم تجھ سے یہی توقع رکھتے ہیں کہ تو مزید اگلے درجے کی طرف ہمارے قدم بڑھائے گا اور ایک ہی مرتبے پر نہیں ٹھہرے رہیں گے (۔) کے ساتھ ہی یہ عرض کیا (۔) سچائی کے ساتھ اس مقام پر پہنچا اور سچائی کے ساتھ اس سے نکال اور ایک اَور اعلیٰ مقام تک پہنچا دے۔ اس کے لئے مددگار کی ضرورت ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جو قرآن کریم نے سمجھایا ہے (۔) رُوحانی مراتب ہوں یا علمی مراتب ہوں یا دُنیاوی کوششوں کے ذریعہ حاصل ہونے والے مراتب ہوں سب جگہ ایک سلطانِ نصیر کی ضرورت ہے جو ہر شخص کو پیش آتی ہے۔ انبیاء کو بھی پیش آتی ہے۔ انبیاء کے رُوحانی مراتب کے لئے ان کو جبریلؑ سلطانِ نصیر کے طور پر عطا کیا جاتا ہے۔ رُوح القدس عطا کی جاتی ہے اور دین کے دیگر مشاغل ہیں اور دیگر مقاصد کو پُورا کرنے کے لئے فرشتوں کے علاوہ انسانی فرشتے بھی مہیّا کئے جاتے ہیں (۔) تو آپ کو بھی سلطانِ نصیر کی ہر حال ضرورت ہے اور سلطانِ نصیر اندرونی بھی ہوتا ہے اور بیرونی بھی۔ اندرونی طور پر تو چند مثالیں مَیں نے دیں۔ بیرونی طور پر خدا تعالیٰ غیروں کے دلوں میں بھی اپنے پاک بندوں کی مدد کے لئے تحریک فرما دیتا ہے اور اچانک ضرورت کے وقت ایسی جگہ سے مددگار مہیّا ہو جاتے ہیں جن کے متعلق انسان وہم وگمان بھی نہیں کر سکتا تو اس مضمون کو صرف دُعا کے طور پر ادا نہیں کرنا بلکہ اس کی حکمت کو سمجھ کر اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

پس آپ جب کسی عہدیدار کو تیار کرتے ہیں تو رفتہ رفتہ اس کو سلطانِ نصیر مہیّا کریں یا اس میں یہ صلاحیت پیدا کرنے کی کوشش کریں کہ نوجوانوں میں سے یا بعض دفعہ ایسے بوڑھوں میں سے بھی بہت بڑے مددگار مل جاتے ہیں جو ریٹائر ہو گئے ہیں، اپنے کاموں سے فارغ ہو گئے ہیں اور ان کو زندگی کا کوئی اَور مشغلہ درپیش نہیں۔ اور اگر جماعت ان سے فائدہ نہ اٹھائے تو وہ ضائع ہو کر رفتہ رفتہ ایک بیکاری کی زندگی میں خدا کے حضور حاضر ہوں گے اور کوئی (صاحبِ ایمان) پسند نہیں کرتا کہ بیکاری کی حالت میں اپنے رب کے پاس جائے۔ پس ایسے بوڑھے جو فارغ ہوں ان میں بعض دفعہ خدا تعالیٰ یہ تحریک پیدا فرماتا ہے اور یہ بھی دُعاؤں کے نتیجہ میں ہے کہ وہ اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں تاکہ آخری سانس تک خدمت کا موقع ملے تو ان سے بھی فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ سلطانِ نصیر پیدا کرتے کا ایک فائدہ یہ ہے کہ ان کے لئے بھی یہ نصرت ہے جن سے خدمت لی جاتی ہے اور سلطانِ نصیر کی یہ دُعا دو طرفہ کام کرتی ہے۔

## خدمت کرنے والوں کو دین کی خدمت سے لُطف آنے لگتا ہے

کیونکہ وہ لوگ جن کو پہلے دین کی خدمت کی عادت نہیں جب رفتہ رفتہ ان سے خدمت لی جاتی ہے تو ان کے اندر سے ایک نیا شعور پیدا ہوتا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں تو اب زندگی کا پتہ چلا ہے۔ اس سے پہلے تو غفلت کی حالت میں وقت ضائع کیا اور ان کو زندگی کا لُطف آنے لگ جاتا ہے۔ اپنے سے کام لینے والوں کو دُعائیں دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہ دین کی مدد کر رہے ہوتے ہیں اور دین ان کی مدد کرتا ہے اور ان کے اندر بھی وہ رُوحانی ترقی کا سفر شروع ہو جاتا ہے جس کا اس دُعا میں ذکر موجود ہے تو (دعوت الی اللہ) کے لئے جب آپ کام شروع کریں گے۔ لٹریچر کے ساتھ جماعت کو متعارف کرائیں گے۔ آڈیو اور ویڈیو کے ساتھ جماعت کو متعارف کرائیں گے تو لازماً اس کے نتیجہ میں یہ کام بڑھے گا اور کام بڑھے گا تو اس کام کو سمیٹنے کے لئے مددگار بھی چاہئیں اور کچھ خرچ بھی چاہیئے۔ اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت پیش آئے گی مثلاً مَیں نے دیکھا ہے جب ہم کہتے ہیں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آڈیو ویڈیو سے جماعت کو متعارف کرایا جائے۔ ان کو بار بار بتایا جائے کہ ہمارے پاس کیا نئی چیز آئی ہے اور کیا پہلی ایسی چیزیں ہیں جن سے آپ فائدہ اٹھا سکتے ہیں تو طلب شروع ہو جاتی ہے اور اس طلب کو پورا کرنے کے لئے جو مناسب مشینیں ہیں وہ موجود نہیں ہوتیں۔ جب تک آڈیو ویڈیو اچھے طریق پر وسیع پیمانے پر کرتے اور ان کو بڑھانے کا انتظام نہ ہو اس وقت تک ایک خلا رہے گا۔ معلومات بھی پہنچیں گی۔ طلب بھی پیدا ہو جائے گی لیکن طلب کو پورا کرنے کے لئے اگلا قدم نہیں اٹھا سکتے۔ اس کے لئے الگ ٹیمیں بنانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ چنانچہ یہاں انگلستان کی مثال آپ کے سامنے ہے۔ جب سے میں یہاں آیا ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بھی پروفیشنل کو جو فن کا ماہر ہو اُس کے وقت کی اُجرت دے کر ہمیں اپنے کاموں کو سرانجام دینے کے لئے رکھنا نہیں پڑا۔ ایسے نوجوان آگے آئے جن کا اس شعبہ سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا۔ غلطیاں بھی ہوئیں مگر رفتہ رفتہ سیکھا۔ رفتہ رفتہ نئے نئے آلے، نئی نئی ایجادات ان کو مہیا کی گئیں اور اب خدا کے فضل سے یہ شعبہ بہت ترقی کر چکا ہے اور بہت ہی اعلیٰ سطح کی صلاحیتیں حاصل کر چکا ہے یہاں تک کہ پھر آڈیو کے بعد ویڈیو کو الگ کیا گیا۔ اس کے لئے ایک الگ شعبہ قائم ہوا اور اس نئے شعبہ میں خدا کے فضل سے حیرت انگیز ترقی ہوئی۔ نئے نئے رستے انہوں نے تلاش کئے۔ نئے نئے آلے ان کو مہیا کئے گئے یا انہوں نے طلب کئے تو رفتہ رفتہ یہ سب کام بڑھتا جا رہا ہے۔ پھیلتا جا رہا ہے۔ سلطانِ نصیر مہیا ہو رہے ہیں۔ ان کی ضرورتیں بھی پوری ہو رہی ہیں لیکن جماعت کے اوپر کوئی الگ بوجھ نہیں ہے۔ بناتے وقت تھوڑی سی محنت کرنی پڑتی ہے۔ اس کے بعد انسان بے فکر ہو کر عمومی نگرانی کرتا ہے۔ پہلے بھی میں نے بارہا جماعت کو سمجھایا ہے کہ تخلیقِ کائنات کے متعلق قرآن کریم نے جو مضمون بیان کیا ہے اس پر غور کرو۔ چھ دنوں میں ساری کائنات کو پیدا کر کے اس کو درجہ کمال تک پہنچا دیا۔ اور جب سب نظام خود کار آلوں کی طرح چل پڑا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ (۔) پھر خدا تعالیٰ عرش پر مستوی ہو گیا یعنی جس طرح جائزہ لینے کے لئے، آفاقی نظر سے دیکھنے کے لئے کوئی بلند مقام پر فائز ہو اور صرف یہ دیکھ رہا ہو کہ کیسے چل رہا ہے یا اگر کہیں کوئی رخنہ پیدا ہو تو اس کے لئے سزا دینے والا یا روکنے والا یا کمی پوری کرنے والا جو نظام مقرر ہے وہ مستعد ہے کہ نہیں۔ وہ کر کے پھر اور آسمانوں کی تخلیق کے لئے (خدا تعالیٰ کے متعلق یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ وقت مل گیا لیکن) توجہات فارغ ہو گئیں اور توجہات کے فارغ ہونے کا محاورہ قرآن کریم نے خود بیان فرمایا ہے ۔ (۔) اے دو بڑی بڑی وسیع طاقتو اور بھاری لوگو! ہم تمہارے لئے فارغ ہوں گے۔ خدا کے لئے فراغت کے معنی وہ بے تو نہیں ہوتے جیسے ہمارے لئے ہوتے ہیں لیکن بہرحال لفظِ فراغت قرآن کریم نے اللہ تعالیٰ کے لئے بھی استعمال فرمایا تو (عرش پر مستوی ہونے) سے مراد میں یہی سمجھتا ہوں کہ ایک اچھا منتظم جب ایک کام کو چلا کر اور جاری کر کے روز روز کے کاموں کے دھندوں سے نجات حاصل کر لے اور انسانی سطح پر فارغ کے جو معنی ہیں ان معنوں میں نسبتی طور پر فارغ ہو جائے تو اس کو پھر اور کاموں کی طرف متوجہ ہونے کا وقت مل جاتا ہے اور اس طرح نظام ہمیشہ ارتقاء پذیر رہتا ہے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ امراء کو بھی اس مضمون کو سمجھنا چاہیئے۔ سب عہدیداران کو سمجھنا چاہیئے۔ بات گھس کر اتنی سی بات پر عمل کر رسمی طور پر اس بات کا حق ادا کیا۔ گہرائی میں جا کر اس بات کا حق ادا نہ کیا ان دو باتوں میں فرق ہے۔ (صاحبِ ایمان) وہ ہے جو رسمی طور پر حق ادا نہیں کرتا بلکہ اوامر اور نواہی میں گہرائی میں جا کر حق ادا کرتا ہے اور جو لوگ علم میں ڈوب کر اس کو سمجھتے ہیں۔ اس کے تقاضوں کو سمجھتے ہیں ان کا علم ترقی کرتا ہے۔ اس علم کے ذریعے ان کو نئے نئے فوائد حاصل ہوتے رہتے ہیں۔ بہرحال یہ بعض باتوں کے کچھ تھوڑا سا زیادہ تفصیل میں چلا گیا ہے۔ اصل مضمون کی طرف واپس آتے ہوئے میں عرض کرتا ہوں کہ عہدیداران کو خصوصاً امراء کو معلومات مہیا کرنے کے نظام کو بہتر بنانا پڑے گا اور خود دلچسپی لینی ہو گی اور گہری ذاتی دلچسپی لیں گے تو ان کو نئے نئے خیالات آئیں گے۔ نئی نئی تجویزیں سوجھیں گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالآخر ایک نہایت عمدہ خود کار نظام کی طرح (دعوت الی اللہ) کا یہ شعبہ چل پڑے گا اور پھر وہ دوسری طرف توجہ کر سکیں گے۔

## صرف کام کرنا کافی نہیں کام کا نتیجہ نکلنا ضروری ہے

معلومات کے سلسلہ میں معلومات پہنچانے کی طرح معلومات حاصل کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ اس سے پہلے میں نے معلومات حاصل کرنے کے متعلق بعض باتیں سامنے رکھی تھیں۔ اب ایک عملی مثال آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ جب ہم کہتے ہیں کہ آپ جائزہ لیں کہ کتنے احمدی نوجوان، بوڑھے، مرد، عورتیں (دعوت الی اللہ) میں دلچسپی لیتے ہیں تو ہمیں لسٹیں آجاتی ہیں اور بڑی بڑی لمبی لسٹیں ہوتی ہیں۔ بعض ملکوں سے ہزاروں کی لسٹیں آتی ہیں۔ پاکستان سے ۷۰ ہزار کے قریب ایک لسٹ آئی تھی یا ایک لسٹ کی کئی قسطیں آئی تھیں جس سے پتہ چلا کہ گویا پاکستان میں اتنے احمدی دعوت الی اللہ کے کام میں دلچسپی رکھ رہے ہیں اور انہوں نے اپنے نام بھی لکھوائے ہیں۔ افریقہ کے ممالک سے یورپ کے ممالک سے بھی نسبتاً چھوٹی چھوٹی فہرستیں مگر آتی ضرور ہیں۔ اگر یہ فہرستیں واقعۃً درست ہیں تو اس کے نتیجہ میں جو نتیجہ خیز کام ہونا چاہیئے وہ تو موجودہ نتائج کے مقابل پر سینکڑوں گنا زیادہ ہونا چاہیئے لیکن ایسی بات نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ معلومات حاصل کرنے کا انداز بھی سطحی ہے جس طرح معلومات پہنچانے کے انداز میں بھی گہرائی چاہیئے معلومات حاصل کرنے کے انداز میں بھی گہرائی چاہیئے اور بامقصد کام ہونا چاہیئے۔ اب فہرستیں آپ اکٹھی کر لیں اور ان کو کسی جگہ کاغذوں کے نیچے غرق کر دیں تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ رسمی طور پر آپ کے سر سے بوجھ اُتر گیا۔ آپ نے مرکز کی ہدایت کو پورا کر دیا مگر وہ ہدایت کس کام آئی۔ ہمیشہ اپنے ذہن کو اس بات پر مستعد رکھا کریں کہ وہ نتیجے کی تلاش کیا کرے۔ صرف نتیجہ پیدا کرنے کے ذرائع کی تلاش نہ کرے بلکہ نتیجے پر دھیان رکھے۔ اگر نتیجہ نہیں نکلتا تو پھر قابلِ فکر بات ہے۔ کوئی نہ کوئی مرض لاحق ہے یا کوشش کرنے والے میں نقص ہے یا اس شخص میں نقص ہے یا اُن لوگوں میں نقص ہے جن کے لئے کوشش کی جاتی ہے مگر نتیجہ اگر نہیں نکلتا تو تسکین سے بیٹھنے کا کوئی حق نہیں رہتا۔ دعاؤں میں کمی ہے تو اس طرف توجہ دی جائے۔ اپنے کام میں طریقِ کار میں کچھ نقائص موجود ہیں تو ان کو ڈھونڈا جائے۔

یہ معلومات کا جو سلسلہ ہے اس میں معلومات حاصل کرنے کا بھی ایک جزو ہے اور اس میں بھی گہرائی یا سطحی انداز پائے جاتے ہیں۔ گہرائی سے میری مراد یہ ہے کہ جب آپ معلوم کرتے ہیں کہ کتنے آدمی (دعوت الی اللہ) میں دلچسپی لے رہے ہیں یا دلچسپی لینے کا وعدہ کرتے ہیں تو پھر فوری طور پر ان کی اگر روزانہ نہیں تو ہفتہ وار یا پندرہ روزہ نگرانی کا کام ساتھ ہی شروع کر دیا جائے۔ ان سے رابطے ہوں۔ ان کے پاس مرکزی عہدیداران پہنچیں یا ان کے نمائندے پہنچیں۔ ان سے ملاقاتیں کریں۔ ان سے معلوم کریں کہ آپ نے جو یہ وعدہ کیا تھا اسے پورا کرنے کے کیا انداز ہیں۔ کیا طریق اختیار کئے گئے ہیں۔ اب تک کے تجارب کیا کہتے ہیں۔ آپ نے کس طرح کام کو آگے بڑھایا ہے۔ اگر اس طرز پر وہ چھان بین شروع کریں گے تو معلوم ہو گا کہ فہرست میں جو اکثر نام درج ہیں وہ فرضی سے ہیں۔ یعنی نام حقیقی تو ہیں لیکن اس حقیقت میں کوئی گہرائی نہیں۔ ایک سطحی پن ہے۔ کاغذ کی سطح پر نام درج ہوئے اور وہیں ٹھہر گئے۔ عمل کی دنیا میں ان ناموں نے کوئی روپ نہیں دھارا۔ کوئی شکل اختیار نہیں کی۔ اس لئے وہ نام سطحی رہ جاتے ہیں۔ اس ضمن میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس شعبے کو دو حصّوں میں تقسیم کرنا پڑے گا۔ اس جائزے کے دوران یہ معلوم کر لیا جائے کہ عملاً وہ کتنے احمدی ہیں جن کو (دعوت الی اللہ) کی دُھن سوار رہتی ہے اور وہ بعض جگہ گنتی کے چند ملیں گے۔ بعض جگہ بیسیوں بھی مل سکتے ہیں۔ بعض جگہ سینکڑوں بھی لیکن اکثر صورتوں میں ایسے فعّال احمدی جو دن رات (دعوت الی اللہ) کا دھندا کرتے ہیں وہ تعداد میں بہت کم ہیں۔ ان کی الگ فہرست بنائی جائے اور کسی کے سپرد کیا جائے کہ ان کے ساتھ رابطہ رکھو۔ ان کے حوصلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑھاؤ۔ ان کو کام کے نئے نئے طریق بتاؤ۔ ان کی ساری ضرورتیں پوری کرو۔ ان کے ساتھ ان کے اردگرد رہنے والے احمدیوں میں سے بعض نوجوان مددگار کے طور پر دو۔ اگر باقاعدہ عہدہ نہیں تو اپنی ٹیم کے سردار ان کو بناؤ اور ان کے سپرد یہ کام کرو کہ بعض دوسروں کو بھی یہ تربیت دیں۔ یہ کام اگر شروع کیا جائے تو دراصل تو ہمہ وقتی کام ہے لیکن چونکہ ہم سب جُزو وقتی کام کرنے والے ہیں یعنی اپنے دوسرے کاموں کے علاوہ دین کا جزو وقتی کام کرتے ہیں۔ اس لئے بہت ہی مصروف آدمی کی ضرورت ہے۔ یعنی ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو مصروف رہنا جانتا ہو۔ جب میں نے مصروف لفظ کہا تو مراد یہ ہے کہ ایسا شخص جو مصروفیت کے بغیر رہ نہ سکے۔ میرا جائزہ اور تجربہ یہ ہے کہ جب مصروف آدمی کے سپرد کام کئے جائیں تو وہ ہو جاتے ہیں۔ فارغ وقت والے آدمی کے سپرد کام کئے جائیں تو نہیں ہوتے۔ کیونکہ فارغ وقت والا ہوتا ہی وہی ہے جس کو اپنے وقت کی قیمت معلوم نہیں ہوتی اور وقت ضائع کرنا اس کی عادت بن چکا ہوتا ہے اس لئے اگر فارغ وقت آدمی کو پکڑنا ہے تو رفتہ رفتہ اسے مصروف رہنا سکھانا ہوگا اور اس کے لئے بعض دفعہ اس کے مطلب کی چیز اگر اس کے سپرد کی جائے تو اس سے رفتہ رفتہ اس کو کام کی عادت پڑ جاتی ہے۔ پس جب آپ اس شعبہ کے لئے کوئی آدمی تلاش کریں گے تو نظر ڈالیں۔ مختلف لوگ مختلف کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ ان کے مختلف طبعی تقاضے ہیں ان کو ملحوظ رکھتے ہوئے صحیح آدمی کی تلاش کرنا، صحیح آدمی کو صحیح جگہ کام دلانا یہ سیادت کی ضروری باتیں ہیں اور ہر احمدی امیر سے میں توقع رکھتا ہوں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اعلیٰ سیادت کی صلاحیتیں موجود ہیں۔ پس اس رنگ میں اپنی صلاحیتوں کو ٹٹول کر باہر نکالیں اور ذاتی دلچسپی لے کر یہ معلوم کیا کریں کہ فلاں اچھے کام کے لئے فلاں شخص موزوں ہے کہ نہیں۔ پس مصروف آدمی کو تلاش کریں یعنی جو طبعاً اور فطرتاً کاموں کا عادی ہو اور ایسے شخص کو جب آپ دین کے کام دیتے ہیں تو بالعموم یہ ہوتا ہے کہ اس کی دوسری مصروفیتیں جھڑنے لگ جاتی ہیں اور ان کی جگہ دین کے کام اس کے وقت کے اوپر قبضہ کرتے لگ جاتے ہیں۔ وہ شخص جو پہلے سمجھتا تھا کہ میرے پاس وقت نہیں ہے وہ سمجھتا ہے کہ دوسری چیزوں کے لئے وقت نہیں ہے دین کے لئے وقت ہے تو اس طرح ساری قوم ترقی کرتی ہے۔ بہرحال ایسے آدمی کے سپرد کام کریں جو اپنے آپ کو اس میں کھو دے۔ اس کو یہ لگن لگ جائے کہ یہ میرا کام ہے، واسطے رکھے۔ پتہ کرے کہ یہ جو ہمارے مخلصین (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں ان کے کیا کیا طریق ہیں۔ پھر جو طریق اس کو پسند آئے اس سے دوسروں کو مطلع کرے۔

## دعوت الی اللہ کے تجارب بیان کئے جائیں اور ان کو شائع کیا جائے

بعض دفعہ جلسے ہوتے ہیں جن میں (مربیان) کے تجارب کے متعلق تقاریر ہوتی ہیں۔ جو لوگ سنتے ہیں ان کے دل پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ لیکن ایسے رسمی جلسے تو سال میں ایک دو مرتبہ ہوتے ہیں اور یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ ساری جماعت ہفتہ وار ایسے جلسوں میں شامل ہو سکے لیکن ایک ذہین آدمی جب ایسے (دعوت الی اللہ) کرنے والوں کے واقعات سنتا ہے جس سے وہ متاثر ہوتا ہے تو اس کو فوراً چاہیئے کہ اس سے استفادہ کرنے کا بھی تو سوچے۔ اس کو چاہیئے کہ مثلاً اپنے اخبار احمدیہ میں اگر اخبار احمدیہ کے نام سے کوئی چیز شائع ہو رہی ہے یا رسالوں میں یا دیگر ممالک کے رسالوں میں ان دلچسپ اور دلکش اثر انداز ہونے والے واقعات کو شائع کرے۔ پھر نوجوانوں کو اس کے ساتھ ملائے۔ ان کو کہے کہ تم اپنے محلے میں جہاں جہاں نماز ہوتی ہے وہاں دورہ کرو اور بیٹھ کر مجالس لگاؤ اور یہ باتیں سناؤ تو کئی رنگ میں ایک اچھے تجربے سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور اس کے نتیجہ میں نئے تجارب مہیا ہو سکتے ہیں یعنی انسان کو نئی نئی باتیں سوجھ سکتی ہیں اور ان پر عمل کر سکتا ہے اور پھر نئے دلچسپ تجربے ظہور میں آ سکتے ہیں تو کام ہمیشہ بڑھتا رہتا ہے اگر آپ کام کریں۔ جہاں کام بڑھ نہیں رہا وہاں اندر کچھ کمزوری ہے۔ وہ انسان جو خود اپنی ذات میں سکڑ رہا ہو۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس کے کام نہیں بڑھ رہے۔ جب کام بڑھیں گے تو انسان کی شخصیت بھی وسیع تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ پھیلتی چلی جاتی ہے وہ اپنی حدود سے باہر آ جاتی ہے اور اس کی نئی حدود قائم ہوتی ہیں۔ پس جماعتوں کی شخصیتیں بھی اسی طرح بڑھتی ہیں جو جماعتیں مستعد ہیں ان کے اوپر آپ بوجھ ڈالتے چلے جائیں وہ اور زیادہ مستعد ہوتی چلی جائیں گی اور کام بنتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ بڑے بڑے کاموں کے کارخانے قائم ہو جاتے ہیں اور کوئی پتہ نہیں لگتا، کوئی شور نہیں پڑتا۔ کوئی ہنگامہ نہیں ہے۔ کوئی افراتفری کے مطالبے نہیں ہیں کہ یہ کام آ پڑا یہ مہیا کرو۔ فلاں کام ہے یہ کام کرو۔ مثلاً کراچی کی جماعت ہے ایک لمبے عرصے سے خدا کے فضل سے ارتقاء پذیر ہے اور اس جماعت پر خدا تعالیٰ کا خاص احسان ہے کہ اگر کبھی چھوٹے چھوٹے فتنوں نے سر اٹھانے کی کوشش بھی کی تو اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عمومی طور پر ایسی بیدار مغزی عطا کی ہے کہ وہ فوراً ان پر غالب آجاتی رہی اور اس وجہ سے اب وہاں ایک پورا بھاری نظام جاری ہے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے خوبصورت کام کی تعریف یہ ہوتی ہے کہ وہ بے آواز ہو۔ اس میں شور نہ ہو۔ جو خود بخود جاری ہو جائے وہی اصل کام ہے۔

## اپنے کام کو درجہ عروج تک پہنچائیں

اب کائنات میں دیکھیں کہ ان گنت نظام جاری ہیں۔ ان گنت قوانین ہیں لیکن دیکھیں کتنی خاموشی سے کام چل رہے ہیں۔ اتنی خاموشی ہے کہ دیکھنے والے کو نیند آجاتی ہے۔ وہ غافل ہو جاتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے ہو ہی کچھ نہیں رہا۔ درخت کے ایک پھل بننے تک کے حالات پر غور کریں۔ کتنے بے شمار قانون ہیں جو اس میں حرکت میں ہیں، کام کر رہے ہیں۔ ایک آم انسان نے اگر بنانا ہو تو سوچیں اس کے لئے اس کو کتنے بڑے کارخانے کی ضرورت پڑے گی یعنی ان چیزوں سے بنانا ہو جن چیزوں سے خدا تعالیٰ نے آم بنا کر دکھا دیا ہے اور روزمرہ ہم اس کا مشاہدہ کرتے ہیں لیکن چونکہ نظام بہت اعلیٰ درجے کا ہے اور بہت عمدگی سے کارفرما ہے اس لئے اس کی آواز ہی نہیں آتی۔ ہم مزہ چکھتے ہیں پھر بھی آواز نہیں آتی۔ پتہ ہی نہیں لگتا کہ یہ کیسے ہؤا اور چیزیں کیا مہیا کی گئی ہیں تھوڑی سی مٹی ہے۔ پانی ہے۔ روشنی ہے اور ہوا ہے۔ یہ امریکہ کے یا روس کے اعلیٰ ترقی یافتہ سائنسدانوں کو مہیا کر دیں کہ یہ لو مٹی یہ ہوا، یہ پانی اور یہ روشنی اور اس سے تم آم بھی بناؤ، امرود بھی بناؤ اور ہر قسم کی غذائیں پیدا کرو۔ گندم بھی اسی سے بنے۔ کچھ نہ کچھ تو سائنسدان آجکل بنا سکتے ہیں۔ ادنیٰ ادنیٰ معمولی معمولی کیمیاؤں سے وہ بڑی بڑی ترقی یافتہ کیمیاوی شکلیں بنا لیتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں لیکن ایک آم بنانے کے لئے کتنے کارخانوں کی ضرورت پڑے گی۔ کتنا شور برپا ہوگا۔ کتنی ہوا میں پلوشن (POLLUTION) (آلودگی) ہو گی۔ آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ اس سے فائدہ کتنا اور نقصان کتنا زیادہ ہوگا۔ ہم جتنے کام بھی کر رہے ہیں ان سے شور ہی اتنا پیدا ہو رہا ہے کہ اس سے ہی لوگوں کے اعصاب تباہ ہو رہے ہیں اور فضا میں اتنی پلوشن ہو رہی ہے کہ اس کے نتیجہ میں ہم اب یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ ترقی کی اعلیٰ حالتوں کی بجائے نسبتاً سادہ صورتوں کی طرف لوٹ جائیں۔ یہ بہتر ہے یا اسی طرح آگے بڑھتے رہیں کیونکہ ہر کام جو انسان کر رہا ہے، ہر چیز جو انسانی صنعت کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے اپنے ساتھ ایسا فضلہ چھوڑ رہی ہے جس کا کوئی فائدہ مند استعمال نہیں ہے بلکہ وہ زہر پیدا کر رہا ہے۔ کائنات میں اللہ تعالیٰ نے جو کارخانے بنائے ہیں ان کا فضلہ، اس کا ذرّہ ذرّہ دوبارہ صحیح مصرف میں استعمال ہو رہا ہے اور یہ صنعت کا کمال ہے۔ اب آم بنیں یا پھول بنیں یا اور پھل بنیں، یا پتے بنیں یا شاخیں بنیں، جو کچھ بھی بنتا ہے جب بھی کوئی چیز بنتی ہے اس میں کچھ زائد چیزیں بیکار چیزیں نکل کر فضا میں ادھر ادھر پھیل رہی ہوتی ہیں یا زمین میں جذب ہو رہی ہوتی ہیں۔ پس خدا تعالیٰ نے زندگی کے عمل کے ذریعہ عام کیمیاء کو نباتی کیمیاء میں تبدیل کیا ہے اس کے لئے جو کارخانہ بنا ہؤا ہے وہ دیکھنے میں ہر جگہ ایک جیسا ہی ہے۔ گھاس پھوس ہو یا جھاڑیاں ہوں یا درخت ہوں۔ بنیادی طور پر سب ایک ہی قسم کا کارخانہ ہے، اس میں آپ کوئی فرق محسوس نہیں کر سکتے لیکن ہر قسم کی مختلف چیزیں وہ بنا رہے ہیں اور ہر ایک کا WASTE PRODUCT (فالتو مادّہ) زندگی کی بقاء کے لئے ضروری ہے اور ایسا حسین توازن ہے کہ ایک ذرّہ بھی ایسا نہیں جس کو آپ کہہ سکتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں کہ یہ دراصل ہمیں ترقی کرنے کی ہمزا مل رہی ہے مثلاً آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ ان دو چیزوں کا عمل زندگی کی کیمیاء میں یا زندگی کی کیمیاء گری میں سب سے نمایاں ہے اور ان دونوں کا توازن اتنا حسین طور پر قائم رہتا ہے کہ اس سے کسی قسم کا ENVIRONMENT (ماحول) کو، فضاء کو یا زمین کو یا پانیوں کو کوئی نقصان نہیں ہوتا اور ہر چیز جو کچھ پھینک رہی ہے وہ کسی اور دوسری چیز کی بقاء کے لئے کام آ رہی ہے تو یہ ہے خدا تعالیٰ کا کارخانہ جو خاموشی سے چلتا ہے۔ اتنی خاموشی سے چلتا ہے کہ سنائی نہیں دیتا اور جو کم نظر ہیں ان کو دکھائی بھی نہیں دیتا۔ جن کی بقاء کا سہارا بنا ہوا ہے وہ سمجھتے ہیں ہم خود ہی اپنی بقاء کا سہارا ہیں۔ یہ ساری چیزیں از خود ہو رہی ہیں تو اتنا عظیم الشان کارخانہ یہ دھوکہ دینے لگے کہ میں از خود ہوں، یہ صنعت کاری کا کمال ہے۔ یہ انتظام کا عروج ہے اور اس پہلو سے میں چاہتا ہوں ہم ایک زندہ جماعت ہیں (و) اس لئے ہم بھی اپنے کاموں کو درجۂ عروج تک پہنچانے کے لئے کوشش کرتے رہیں اور خدا تعالیٰ نے جس طرح ہمیں نظام کائنات کو چلانا سکھایا ہے اسی طرح ہم اپنے نظام جماعت کو ترقی دیتے چلے جائیں اور اس ترقی کی کوئی آخری منزل نہیں ہے۔ یہ ہمیشہ جاری و ساری رہنے والی ہے۔ جب ایک کام سے آپ فارغ ہوں گے تو دوسرا کام آپ کے سامنے آجائے گا۔ فراغت کا یہ معنی نہیں کہ بیکار بیٹھو۔ فراغت کا مطلب یہ ہے کہ ایک کام کو جاری کر دو۔ وہ خود کار آلے کی طرح چل پڑے۔ پھر اس کو لطف کے ساتھ دیکھو وہی تمہاری جزاء ہے پھر اپنے وقت کو دوسرے کام کے لئے استعمال کرو اور ایک اور کام اس طرح جاری کر دو۔ غرضیکہ اس طریق پر اگر ہم اپنے کاموں کو آگے بڑھاتے رہیں تو جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے روز بروز ترقی کی منازل طے کرتی رہے گی۔

## دعا مانگیں اور دل ڈال کر دعا مانگیں

یہ باتیں تو دو تین ہی کہی ہیں لیکن ان کو تفصیل سے سمجھانا ضروری تھا، اس لئے پورے خطبہ کا وقت انہی ایک دو باتوں میں صرف ہو گیا۔ آئندہ (اللہ نے چاہا تو) اسی مضمون سے متعلق مزید کچھ باتیں بیان کروں گا۔ آخر پر دعا کی طرف پھر توجہ دلاتا ہوں کیونکہ میرا ایمان بھی ہے اور زندگی بھر کا تجربہ بھی یہی ہے کہ کسی کام میں دعا کے بغیر برکت نہیں پڑتی۔ دعا مانگیں اور دل ڈال کر دعا مانگیں۔ اپنی عاجزی اور بے کسی کو محسوس کرتے ہوئے دعا مانگیں اور ہمیشہ دعا مانگتے رہیں۔ دعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں میں برکت دے اور ہمارے خیالوں میں اور سوچوں میں برکت دے اور ہمارے خیالوں اور سوچوں کو عمل کی دنیا میں ڈھالنے کی توفیق ہمیں عطا فرمائے۔ پھر ان کاموں کو برکت دے اور اپنے فضل سے خود ان کو پھل لگاتا چلا جائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ ہم نے بہت سفر طے کرنا ہے۔ وقت بہت تھوڑا ہے اور جیسا کہ میں نے پہلے عرض کی تھی کہ ہمیں کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ آج جو جماعت ہے یہ بالعموم اپنی زندگی میں ایک کروڑ نئے احمدی پیدا کر دے۔ اگر ہم اس مقصد کو حاصل کر لیں تو میں یقین دلاتا ہوں کہ وہ کروڑ پھر ایک جگہ ٹھہرنے والے نہیں ہوں گے وہ دسیوں بیسیوں کروڑ بنیں گے اور بہت تیزی کے ساتھ دنیا میں روحانیت کا آخری انقلاب برپا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

---

# اطلاعات و اعلانات

**اعلان نکاح:** عزیزہ منصورہ رشید بنت مکرم راجہ عبدالرشید صاحب جہلم شہر کا نکاح ہمراہ مکرم راجہ ثناء اللہ صاحب۔ ابن مکرم راجہ عطاء اللہ صاحب XEN راولپنڈی مورخہ ۶ مارچ ۱۹۹۲ء بروز جمعۃ المبارک مکرم ضیاء الحق صاحب سیٹھی امیر جماعت احمدیہ جہلم شہر نے بعوض مبلغ پچاس ہزار روپیہ حق مہر بیت الاحمد جہلم شہر میں پڑھا۔ دونوں عزیزان مکرم حکیم راجہ محمد عبداللہ صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ جہلم شہر کے پوتا اور پوتی ہیں۔

○ مکرم حافظ مبارک احمد صاحب ابن مکرم اللہ دتہ صاحب لسراء کا نکاح ہمراہ طاہرہ یاسمین بنت مکرم رانا محمد الدین صاحب گولبازار ربوہ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف نے بیت المہدی میں مورخہ ۱۵ اپریل ۹۲ء کو بعد از نماز ظہر پڑھا۔

احباب ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

---

**تقریب شادی** عزیزہ طاہرہ حفیظ بنت مکرم حفیظ احمد صاحب کا نکاح مبلغ پندرہ ہزار حق مہر پر ہمراہ مکرم محمد منشاء صاحب ولد مکرم چوہدری محمد احمد صاحب وڑائچ ساکن سدو کی ضلع گجرات مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مورخہ ۱۷ اپریل ۹۲ء بروز جمعۃ المبارک محلہ نصیر آباد میں پڑھا اور اسی روز رخصتانہ بھی عمل میں آیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

---

**اعلان ولادت:** مکرم سہیل احمد صاحب قمر و محترمہ امۃ الرفیق لبنیٰ صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۷ فروری ۹۲ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولودہ کا نام ازراہ شفقت "حمدی مہتاب" نام رکھا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری عبدالخالق صاحب دارالعلوم وسطی کی پوتی ہے۔

احباب بچی کے لئے دعا کریں۔

---

**درخواست دعا:** چوہدری ہدایت اللہ جاوید صاحب ولد مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب سٹیشن ماسٹر لالیاں کا بائیں آنکھ کا اپریشن ہونے والا ہے۔

○ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب جھگڑہ حاکم والا کی چند روز قبل ایک اچھی خاصی رقم گم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانی کو دور فرمائے۔

○ عزیز لبیب احمد ظفر ابن مکرم مظفر احمد صاحب بھٹی کے پاؤں کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہو رہا ہے۔

○ مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب انسپکٹر مال کی اہلیہ محترمہ ایک ماہ سے بیمار ہیں اور اب فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب منیب مربی سلسلہ زیمبیا کی اہلیہ محترمہ کا پتے کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں مورخہ ۲۶ اپریل ۹۲ء کو ہو رہا ہے۔

○ مکرم عبدالستار صاحب لکھتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ صاحبہ ہاجرہ بی بی تقریباً چھ ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ بہت کمزور ہیں

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

---

## سانحہ ارتحال

مکرم حمید احمد صاحب خالد لائبریرین جامعہ احمدیہ ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی بڑی ہمشیرہ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ زوجہ مکرم عبدالرحیم صاحب سابق کارکن تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ طویل علالت کے بعد ۴ اور ۵ اپریل کی درمیانی شب ۱۲ بجے کے قریب وفات پا گئیں۔ ان کی عمر ۷۰ سال تھی۔ عید کے روز بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب نے دعا کرائی۔

موصوفہ حضرت میاں محمد عبداللہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیٹی اور حضرت میاں امام دین صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ) کی بہو تھیں۔

○ عزیز نوید احمد ابن مکرم شریف احمد صاحب مورخہ ۱۵ اپریل ۹۲ء کو سرائے عالمگیر ضلع گجرات کی نہر میں ایک دوست کو بچاتے ہوئے ڈوب کر وفات پا گیا ہے۔

○ محترمہ امۃ الرحمان صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر احمد الدین صاحب آف لوگننڈا مورخہ ۱۰ اپریل ۹۲ء بروز جمعۃ المبارک لندن ہسپتال میں بعارضہ قلب بیمار رہ کر وفات پا گئی ہیں۔ آپ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب سابق مربی سلسلہ مقیم لندن کی ہمشیرہ تھیں۔

احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

---

## دیانتداری کی عمدہ مثال

○ شیخ مشتاق احمد صاحب اوکاڑہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ میونسپل کمیٹی اوکاڑہ کے ایک غیر از جماعت کارکن شیخ محمد الیاس صاحب کو گلی میں سے ایک بیگ گرا ہوا ملا۔ جس میں ہماری لجنہ کی رسید بک اور کثیر رقم بھی تھی۔ شیخ محمد الیاس صاحب نے تمام اشیاء مقامی جماعت کے ایک رکن تک پہنچا کر دیانتداری کی ایک عمدہ

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شمال قائم کی ہے۔

**پتہ درکار ہے:** محترمہ افسری بانو بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عین الدین صاحب دختر مکرم رستم علی خان صاحب محلہ افتخار آباد لطیف منزل کانپور کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

## ضرورت اساتذہ

محلہ بیوت الحمد میں پرائمری سکول کے لئے پی ٹی سی خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔ مندرجہ بالا قابلیت کی حامل خواہشمند اساتذہ اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں جلد از جلد نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں پہنچا دیں۔

(ناظر تعلیم)

## اعلان داخلہ

نصرت جہاں اکیڈمی کی جماعت ہشتم میں چند نشستوں پر داخلہ کی گنجائش موجود ہے۔ خواہشمند طلباء مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۹۲ء کو داخلہ ٹیسٹ کے لئے حاضر ہوں۔

فارم داخلہ اور پراسپکٹس دفتر سے حاصل کریں۔ (پرنسپل)

## ربوہ کے طلباء متوجہ ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ جماعت اول تا جماعت نہم کے سالانہ امتحان ۹۲ء میں ہر کلاس میں ربوہ بھر میں اول آنے والے احمدی طلباء و طالبات کو انعامات دے رہی ہے تا نمایاں طلباء و طالبات کی حوصلہ افزائی ہو اور ان میں مسابقت کی مزید خواہش پیدا ہو۔

ربوہ کے ہر سکول کی ہر کلاس میں اول آنے والے طلباء و طالبات سے درخواست ہے کہ وہ اپنے سکول سے اول آنے کا سرٹیفکیٹ جس میں حاصل کردہ نمبر اور کل نمبر کے علاوہ مکمل ایڈریس درج ہو مکرم صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ مورخہ ۲ مئی ۹۲ء تک دفتر خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ میں پہنچا دیں۔

(مہتمم مقامی ربوہ)

# خبریں

○ افغان مجاہدین کی تمام تنظیموں کے رہنما ایک عبوری کونسل کے قیام پر متفق ہو گئے ہیں۔ اس کونسل میں ہر جماعت کے پانچ ارکان اور تین کمانڈر شامل ہوں گے۔ دو ماہ کے بعد افغانستان میں عارضی حکومت قائم کی جائے گی۔ ۵۱ رکنی کونسل چند روز کے اندر کابل جا کر اقتدار سنبھال لے گی۔ عارضی حکومت کے صدر جمیعت اسلامی کے پروفیسر ربانی ہوں گے اور وزارت عظمیٰ حکمت یار کو ملے گی۔ ایران میں مقیم گروپوں سمیت تمام جماعتوں کو بھی وزارتوں میں حصہ ملے گا۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطرس غالی افغانستان کے لئے امن منصوبہ کی تشکیل کے لئے ایران کا دورہ بھی کریں گے۔

○ وائس آف امریکہ کے مطابق ایران نے مجاہد کمانڈر احمد شاہ مسعود کو اپنی حمایت کا یقین دلایا ہے۔ حکومت ایران نے احمد شاہ مسعود کو افغان کمانڈروں میں سب سے زیادہ باہمت قرار دیا ہے وائس آف امریکہ کے تجزیہ کے مطابق اس کا مطلب گلبدین حکمت یار کو الگ تھلگ کرنا ہے۔

○ چین کے وزیر خارجہ نے افغانستان کی موجودہ غیر یقینی صورتحال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ افغانستان میں بڑے پیمانے پر جنگ شروع ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم افغانستان میں مذہب اور سیاست کو یکجا کرنے کی حمایت نہیں کرتے۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطرس غالی نے کہا ہے کہ جب تک بھارت اور پاکستان اقوام متحدہ سے مصالحت کی درخواست نہیں کرتے۔ اقوام متحدہ کشمیر کے مسئلہ میں مداخلت نہیں کر سکتی۔ بھارت کے دورہ کے دوران انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک سے براہ راست رابطے ہی سے اس مسئلہ کا بہترین حل نکل سکتا ہے۔

○ سپریم کورٹ آف پاکستان کے سابق چیف جسٹس شیخ انوار الحق نے کہا ہے کہ علامہ اقبال کے فرزند اور سپریم کورٹ کے سابق جج جاوید اقبال نے گذشتہ دنوں اقبال ڈے پر جو خطاب کیا تھا اس میں انہوں نے عدالتوں کی توہین کی ہے۔ اور انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا انہوں نے کہا کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ انہوں نے اس طرح کی تقریر سینیٹ کا ٹکٹ نہ ملنے کی بنا پر کی ہے۔

○ سابق چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ ڈاکٹر جاوید اقبال نے کہا ہے کہ سابق چیف جسٹس شیخ انوار الحق میرے بزرگ ہیں میں ان کے بیان پر کیا کہہ سکتا ہوں۔ مجھے کسی منصب کی خواہش نہیں میں نے تو سینیٹ کی ٹکٹ کے لئے درخواست بھی مسلم لیگ کے بزرگوں کی خواہش پر دی تھی۔ میں پیدائشی مسلم لیگی ہوں لیکن مسلم لیگ میں رسہ کشی ہو رہی ہے۔

○ اس سال لاہور میں تقریباً ۱۵ ٹسٹ ٹیوب بچے جنم لیں گے۔ یہ بات ایک معروف گائنا کالوجسٹ نے بتائی ہے انہوں نے بتایا کہ ان کے کلینک میں اب تک ۲۶ ٹسٹ ٹیوب بچے پیدا ہو چکے ہیں۔ جو سب کے سب نارمل اور صحت مند زندگی گذار رہے ہیں۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کے سیکرٹری اطلاعات نے کہا ہے کہ حزب اختلاف کی جماعتوں کے مختلف ارکان کی طرف سے وزیر اعظم کے خلاف جو تین ریفرنس سپیکر قومی اسمبلی کو بھیجے گئے تھے۔ انہیں واپس کرنے کا انہیں کوئی اختیار حاصل نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ سپیکر کے فیصلے کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی جائے گی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ حکومت ایک غیر ملکی ادارے کو کسٹمز ڈیوٹی سیلز ٹیکس اور اقراء سرچارج کی وصولی کا ٹھیکہ دینے کا معاملہ طے کر رہی ہے۔


جدید فیشن کے ساتھ

روایتی زیورات

**شریف جیولرز**

اقصیٰ روڈ ربوہ

فون دکان ۶۴۹ — رہائش ۷۱۷



## کیا آپ کے بچے صحت مند ہیں؟

اپنے پھولوں سے بچوں کی صحت اور نشو و نما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

| | | |
|---|---|---|
| BABY TONIC | 12/- | ۱- بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے) |
| BABY GROWTH COURSE | 30/- | ۲- بے بی گروتھ کورس (دس سال تک کے بچوں کیلئے) |
| BODY BUILDING COURSE | 100/- | ۳- کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے) |
| DWARFISHNESS COURSE | 100/- | ۴- چھوٹا قد کورس (۵ سال سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے) |
| BED URINE COURSE | 35/- | ۵- بول بستری کورس |
| MITI CHOUR COURSE | 20/- | ۶- مٹی چھوڑ کورس |
| MARASMAS COURSE | 50/- | ۷- سوکھا پن کورس (بچوں کا) |
| SLOW DENTITION CURE | 20/- | ۸- آہستہ دانت نکالنا کیور |
| IRREGULAR TEETH CURE | 20/- | ۹- بے ترتیب دانت کیور |

• ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کیلئے معقول کمیشن • تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔

• مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں۔

• لاہور :۔ کیور یٹو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر اچھرہ • فیصل آباد :۔ کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار

• راولپنڈی :۔ شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر • پشاور :۔ ہومیو میڈیکل سنٹر نزد ڈاکخانہ سکندر پورہ پشاور شہر • کوئٹہ :۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر بشارت احمد دکان ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ • ملتان :۔ ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار

• کراچی :۔ صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی • حیدرآباد :۔ ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ • سیالکوٹ :۔ ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ۔

• گوجرانوالہ :۔ کیوریٹو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز باغبانپورہ

**کیوریٹو میڈیسن کمپنی** (ڈاکٹر راہ ہومیو) رجسٹرڈ ربوہ

فون ۶۰۶، ۷۷۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah


دانت مت نکلوائیے
دانت اچھے تو صحت اچھی

دانت درد کا فوری علاج ۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنے اور مسوڑھوں سے خون آنے کا علاج کیا جاتا ہے

ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں ۔ ٭ ۔ دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں ۔

شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ فون : ۵۴۳

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی شیشی ۱۶ روپے ، بڑی شیشی ۴۸ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
مکمل کورس/۱۵۰ روپے
زدجام عشق خاص
چارصد اسّی (۴۸۰) روپے
ناصر دواخانہ ربوہ فون ۶۳۴

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ
قائم شدہ ۱۹۷۸ء
پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور سے منظور شدہ فون نمبر ۵۹۲
داخلہ جاری ہے
ریفریجریشن اینڈ ائیر کنڈیشننگ ۔ الیکٹریشن ۔ داخلہ کے لئے تعلیم مڈل/میٹرک ۔ مدت کورس ۶ ماہ (۳۰۰ گھنٹے)
امتحان حکومت لیتی ہے اور وہی سند جاری کرتی ہے
امتحانات کے بعد بیکار نہ رہیئے ہنر سیکھئے

تریاق اٹھراء
اٹھراء کے کامیاب علاج کیلئے فی کورس -/۵ روپے
نورِ نظر مشہور عالم گولیاں
اولاد نرینہ کیلئے ۔ فی کورس -/۵۰۰ روپے
زدجامِ عشق 1 ء
مکمل کورس ۶۰ گولی ۔ فی کورس -/۶۰۰ روپے
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ (رجسٹرڈ)
فون دواخانہ : ۵۳۸ فون گھر : ۳۳۸

بچوں، عورتوں اور مردوں کی پیچیدہ امراض کیلئے
دار العلاج رحمت بازار ربوہ
تشریف لائیے

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت ......
بہتر تشخیص ــــ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون ۳۴۱۳۴

مرض اٹھراء کی شکار ٭ نرینہ اولاد سے محروم ٭ دکھی عورتوں کے لئے
دواخانہ محافظ صحت کوٹ نہال سنگھ مین سٹریٹ ۲ پر ملیں
المشہور : حکیم عطاء الرحمن علوی ابن حکیم نظام جان سند یافتہ رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر
زنانہ و مردانہ پیچیدہ و پوشیدہ امراض کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
خط و کتابت : حکیم عطاء الرحمن علوی ابن حکیم نظام جان ٭ گول چوک اوکاڑہ

٭ قدیمی ٭ اولین ٭ مشہور آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر ۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
٭ کراچی : فون : ۴۱۳۲۵۱
٭ لاہور : 1-D-3 گلشن راوی
٭ ملتان : چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
٭ منڈی بہاؤالدین : بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
٭ رحیم یار خان : فون : ۴۷۹۹
٭ ربوہ : اقصیٰ چوک کالج روڈ ۔ فون نمبر : ۵۵۸

حنیف
ہومیوپیتھک کلینک
۴۸ ۔ بنک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور
کے یکم فروری ۱۹۹۲ء سے اوقاتِ کار درج ذیل ہوں گے :۔
ہر روز صبح ۹½ بجے سے ۱۲½ بجے تک
ہر شام ۵ بجے سے ۷½ بجے تک
صرف ہر جمعہ کے دن دواخانہ بند رہا کرے گا ۔
خاکسار ایچ ڈاکٹر محمد حنیف آف کوئٹہ

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
فون : ۶۴۳/۵۵۰
عبد المنان ناصر ولد میاں عبد السلام صاحب

کول بریز
ریفریجریٹر ۔ ایئر کنڈیشنر ۔ ڈیپ فریزر اور آٹومیٹک واشنگ مشین کی معیاری مرمت کے لئے ۔
۵۸ ۔ ایگرو اسکوائر شادمان مین مارکیٹ لاہور
فون : ۸۸۸۴۴ / ۸۰۹۴۴

٭ قدیمی ٭ اولین ٭ مشہور آفاق
حب اٹھرا
سو گولی تیس روپے ۔ مکمل کورس -/۱۲۰ روپے
نیران
نرینہ اولاد کی مشہور دوا -/۱۲۰ روپے
زدجام عشق
تیس گولی ــــ -/۹۰ روپے
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ پاکستان

ملکی و غیر ملکی ٹیلیفون کالز اور فیکس کا انتہائی مؤثر انتظام
پبلک ٹیلیفون کال آفس اور ٹیلی فیکس
○ فیکس کی ہوم ڈلیوری کا بھی انتظام ہے ۔ ○ خواتین کے لئے علیحدہ انتظام ہے
○ جو دوست باہر سے فیکس دیتے ہیں وہ جس کو فیکس پہنچانی مقصود ہو اس کا مکمل پتہ تحریر فرمائیں تاکہ فیکس کی ڈلیوری آسانی سے بروقت ہو سکے
ٹریول سروسز ریلوے روڈ ربوہ { فیکس : ۶۹۶ فون : ۸۲۵
منجانب : المصوّر ریلوے روڈ ربوہ